سوال

(447) بعد قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو اجتماعی دعا کی جاتی ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو اجتماعی دعا کی جاتی ہے کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اگر ہے تو حدیث بحوالہ تحریر فرمادیجئے؟ (محمد یونس شاکر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ میں بحوالہ ابوداؤد لکھا ہے: ((كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)) [''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، پس بے شک اب وہ سوال کیا جائے گا؟ ''3[۱ ۴۸ ح: ۱۳۳] نیز فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے: ((وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ قَبْرِ عَبْدِ اللّٰهِ ذِي النِّجَادَيْنِ۔ الحديث، وَفِيْهِ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ اھ)) [''اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عبداللہ ذی النجادین کی قبر میں۔'' [الحدیث] اور اس میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو قبلہ رخ ہوئے، ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے۔ نکالا اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں۔''][۱۱ ۱۴۴]

((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: اَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ أُمِّيْ؟

3 مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اثبات عذاب القبر الفصل الثانی

فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيْدُ أُمَّهُ الَّتِيْ وَلَدَتْهُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہ اَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ

لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِيْهَا عِنْدِيْ انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَهَرَ أَنَّهُ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ [رُوَيْدًا] فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَأْسِيْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى إِثْرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ

مَرَاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ وَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ : مَالَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً؟ قَالَتْ : قُلْتُ لَا شَيْئَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قَالَتْ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُهُ اَمَامِيْ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ۔ فَلَهَزَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَتْ : مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ (قَالَ) نَعَمْ ۔ قَالَ : ((فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ))

قَالَ قُوْلِيْ : اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

ترجمہ :... ''محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب نے ایک دن کہا : میں اپنی اور اپنی ماں کی بات نہ بتاؤں ؟ ہم نے سمجھا کہ وہ اپنی حقیقی والدہ کی بات کہہ رہے ہیں ۔کہنے لگے : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ میں تمہیں اپنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رودادنہ سناؤں ؟ ہم نے کہا : ہاں 1 کیوں نہیں ۔ تو فرمانے لگیں : ایک روز میری باری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے ۔ گھر پہنچ کر آپ نے چادر رکھ دی ، جوتے بھی اتار کر پاؤں کے قریب رکھ دیئے اور اپنی چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب انہیں اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے چادر اٹھائی ، چپکے سے جوتے پہنے ، دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا ۔ چنانچہ میں نے بھی اوڑھنے کی چادر سر پر رکھی اور تیار ہو گئی ۔ پھر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتی رہی ۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف لائے ۔ آپ دیر تک ٹھہرے رہے ، پھر آپ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی ، جب آپ پلٹے تو میں بھی پلٹ پڑی ۔ آپ نے قدم تیز کیے تو میں بھی تیز ہو گئی ۔ آپ نے دوڑنا شروع کر دیا ، تو میں بھی دوڑنے لگی ، آپ بھی پہنچے میں بھی پہنچ گئی ، لیکن ذرا پہلے بس میں لیٹی ہی تھی کہ آپ تشریف لے آئے ۔ پوچھا : ''عائش (حضرت عائشہ کا لاڈ کا نام) سانس کیوں پھول رہا ہے ؟'' میں نے کہا : کوئی بات نہیں ۔ فرمایا : ''بتا دو تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ علیم و خبیر بتا دے گا ۔'' میں نے کہا : میرے والدین آپ پر نثار اور پھر ساری بات بتا دی ۔ آپ نے فرمایا : ''وہ کالا سایہ میرے آگے آگے تم تھیں ؟'' میں نے کہا : ہاں ۔ پھر آپ نے میرے سینے پر زوردار ہاتھ مارا ، جس سے مجھے تکلیف ہوئی ۔ پھر فرمایا : ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے ؟

حضرت عائشہ نے کہا : لوگ جتنا بھی چھپاتے رہیں ، اللہ تو جانتا ہی ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''ہاں ۔'' پھر آپ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے کہا ، جب تم نے دیکھا اس وقت جبریل امین آئے تھے ، انہوں نے مجھے آہستہ سے بلایا ، تاکہ تمہیں اطلاع نہ ہو ، میں نے بھی آہستہ سے جواب دیا ، تاکہ تمہیں خبر نہ ہو ، وہ تمہارے پاس نہیں آسکتے تھے ، کیونکہ تم نے کپڑے اتار لیے تھے ۔ میرا خیال تھا کہ تم سو چکی ہو ، تمہیں جگانا پسند نہ کیا ۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم ڈر و گی ۔ جبریل امین نے آکر کہا کہ تمہارے رب کا حکم ہے کہ اہل بقیع کے پاس جا کر ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 1 میں ایسے موقع پر ان کے لیے کیا کہا کروں ؟ آپ نے فرمایا : ''کہو مومن اور مسلمان گھر والوں پر اللہ کی سلامتی ہو ، اللہ اگلوں اور پچھلوں پر رحمت فرمائے ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس ، پہنچنے والے ہیں ۔''
1

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَرْسَلْتُ بَرِيْرَةَ فِيْ اَثَرِهِ لِتَنْظُرَ اَيْنَ ذَهَبَ قَالَتْ فَسَلَكَ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَى الْبَقِيْعِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ اِلَيَّ بَرِيْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيْنَ خَرَجْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ : بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ۔))2

ترجمہ :... ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے میں نے بریرہ

1 صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول المقابر ، سنن نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنین

2 موطا امام مالک کتاب الجنائز باب جامع الجنائز ، سنن النسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمؤمنین

کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا ، تاکہ دیکھے کہ آپ کہاں گئے ہیں ؟ بریرہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد کی طرف گئے ، پھر بقیع کے قریب کھڑے ہو کر ہاتھ

اٹھائے، پھر پلٹ آئے، بریرہ نے واپس آکر مجھے ساری بات بتادی، صبح ہوئی تو میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کہاں تشریف لے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تھا، تاکہ ان کے حق میں دعا کروں۔'' ۲۴ ۱۲ ۱۴۲۱ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص371